میک اپ آرٹسٹ کا کورس اور کام کرنے کا حکم

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا عورت میک اپ آرٹسٹ کا کورس کر سکتی ہے؟ نیز میک اپ آرٹسٹ کا کام کر سکتی ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت کے لیے جائز طریقے سے، شرعی حدود میں رہتے ہوئے، جائز زیب و زینت پر مشتمل میک اپ آرٹسٹ کا کورس کرنا بھی جائز ہے، اور اسی طرح انہی شرائط کے ساتھ ایسے میک اپ آرٹسٹ کا کام کرنا بھی جائز ہے۔

اور جہاں تک خلافِ شرع امور ہیں جیسے خوبصورتی کے لئے آئی بروز (Eyebrows) بنانا، مردانہ اسٹائل کے بال کاٹنا، ران (Thigh) اور پردے کی جگہوں کے بالوں کی صفائی کرنا، بالوں کو سیاہ رنگ کرنا وغیرہ تو اس طرح کے تمام ناجائز امور کو نہ تو سیکھنے کی اجازت ہے اور نہ ان کاموں کو کرنے کی اجازت ہے۔

نیز کورس کرنے اور یہ کام کرنے اور ان کے لیے آنے جانے میں اس چیز کا لحاظ رکھنا بھی ضروری ہے کہ کسی طرح کی بے پردگی نہ ہو، نامحرموں کے سامنے کپڑے ایسے تنگ و چست نہ پہنے کہ بدن کی ہیئت نظر آئے، یا ایسے نہ پہنے کہ اعضائے ستر میں سے کچھ بھی ظاہر ہو اور وہاں آنے جانے یا اس جگہ رہنے میں کسی قسم کے فتنے کا اندیشہ نہ ہو، کسی نامحرم کے ساتھ تھوڑی دیر کے لیے بھی تنہائی نہ ہو، یہ کورس کروانے والی صرف عورتیں ہی ہوں اور صرف عورتوں ہی کا میکپ وغیرہ کرنے کا کام کیا جائے۔

سنن ابی داؤد میں حضرتِ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے "لعنت الواصلة و المستوصلة والنامصة والمتنمّصة والواشمة والمستوشمة من غير داء" ترجمہ: بال ملانے والی اور ملوانے والی اور ابرو کے بال نوچنے والی اور نوچوانے والی اور گودنے والی اور گودوانے والی پر لعنت ہے، جبکہ بیماری کی وجہ سے نہ کیا ہو۔ (سنن ابی داؤد، رقم الحدیث 4170، ج 4، ص 78، مطبوعہ بیروت)

عورت کا مردانہ اسٹائل کے بال رکھنا مردوں سے مشابہت اختیار کرنا ہے، جبکہ حدیثِ پاک میں ہے "لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم المتشبهين من الرجال بالنساء، والمتشبهات من النساء بالرجال" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے مشابہت بنانے والے مردوں اور مردوں سے مشابہت بنانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (صحیح البخاری، رقم الحدیث 5885، ج 7، ص 159، دار طوق النجاۃ)

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: "عورت کو حرام ہے کہ اپنے بال تراشے کہ اس میں مردوں سے مشابہت ہے، یونہی مردوں کو حرام ہے کہ اپنے بال عورتوں کی طرح بڑھائیں اور وجہ دونوں جگہ وہی مشابہت ہے کہ حرام و موجبِ لعنت ہے۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد 22، صفحہ 688، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

ران کے ستر (یعنی چھپانے کی چیز) ہونے سے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "أما علمت أن الفخذ عورة" ترجمہ: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ران ستر (یعنی چھپانے کی چیز) ہے؟ (سنن ابی داؤد، رقم الحدیث 4014، ج 4، ص 40، مطبوعہ بیروت)

اسی طرح ایک عورت کے لیے دوسری عورت کا ستر دیکھنے سے منع کرتے ہوئے نبی پاک صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا: "لا ينظر الرجل إلى عرية الرجل ولا المرأة إلى عرية المرأة" ترجمہ: ایک مرد دوسرے مرد کے اور ایک عورت دوسری عورت کے ستر (یعنی جسم کے جن حصوں کو شرعاً چھپانا لازمی ہے، ان) کو نہ دیکھے۔ (سنن ابی داؤد، رقم الحدیث 4018، ج 4، ص 41، مطبوعہ بیروت)

ایک عورت دوسری عورت کے کس حصے کو دیکھ سکتی ہے؟ اس سے متعلق شیخ الاسلام علامہ علی بن ابو بکر المرغینانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”وینظر الرجل من الرجل إلی جمیع بدنہ إلا ما بین سرتہ إلی رکبتہ۔۔۔وتنظر المرأۃ من المرأۃ إلی ما یجوز للرجل أن ینظر إلیہ من الرجل“ ترجمہ: ایک مرد دوسرے مرد کے تمام جسم کو دیکھ سکتا ہے، سوائے ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنے تک (کہ اس حصے کو نہیں دیکھ سکتا، اسی طرح) ایک عورت دوسری عورت کا وہی حصہ دیکھ سکتی ہے، جو ایک مرد دوسرے مرد کا حصہ دیکھ سکتا ہے۔ (الھدایۃ، کتاب الکراھیۃ، جلد4، صفحہ369، 370، مطبوعہ بیروت)

بالوں میں کالا خضاب لگانے والوں کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”یکون قوم یخضبون فی آخر الزمان بالسواد، کحواصل الحمام، لا یریحون رائحۃ الجنۃ“ ترجمہ: آخری زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے، جو سیاہ خضاب لگایا کریں گے، جیسے کبوتروں کے پوٹے، وہ جنت کی خوشبو تک نہ سونگھ سکیں گے۔ (سنن ابی داؤد، رقم الحدیث 4212، ج4، ص87، مطبوعہ بیروت)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: ”سیاہ خضاب مطلقا مکروہِ تحریمی ہے، مرد عورت، سر داڑھی، سب اسی ممانعت میں داخل ہیں۔“ (مرآۃ المناجیح، جلد6، صفحہ166، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

عورت کی ملازمت کے متعلق امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان قادری فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: ”یہاں پانچ شرطیں ہیں: (۱) کپڑے باریک نہ ہوں، جن سے سر کے بال یا کلائی وغیرہ ستر کا کوئی حصہ چمکے۔ (۲) کپڑے تنگ وچست نہ ہوں، جو بدن کی ہیأت ظاہر کریں۔ (۳) بالوں یا گلے یا پیٹ یا کلائی یا پنڈلی کا کوئی حصہ ظاہر نہ ہوتا ہو۔ (۴) کبھی نامحرم کے ساتھ خفیف دیر کے لئے بھی تنہائی نہ ہوتی ہو۔ (۵) اُس کے وہاں رہنے یا باہر آنے جانے میں کوئی مظنۂ فتنہ نہ ہو۔ یہ پانچوں شرطیں اگر جمع ہیں، تو حرج نہیں اور ان میں ایک بھی کم ہے، تو (ملازمت وغیرہ) حرام۔" (فتاوی رضویہ، جلد22، صفحہ248، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد نورالمصطفیٰ عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: WAT-3843

تاریخ اجراء: 22ذوالقعدۃ الحرام1446ھ/20مئی2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net